کرائے پر چیز لے کر بغیر قبضہ لیے کرائے پر دینے کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-0237 تاریخ:30-05-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی چیز کو کرائے پر لے کر آگے کرائے پر دینے کے لئے اس پر قبضہ کرنا ضروری ہے یا بغیر قبضہ بھی آگے کرائے پر دیا جا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس چیز کو کرائے پر لے کر آگے کرائے پر دیا جائے اگر وہ منقولی ہو تو اسے آگے کرائے پر دینے سے پہلے اس پر قبضہ کرنا ضروری ہے اور اگر وہ غیر منقولی ہو تو اسے قبضے سے پہلے بھی کرائے پر دینا جائز ہے۔

منقولی اشیاء کو قبضے سے قبل آگے کرائے پر دینا

منقولی اشیاء کو کرائے پر لے کر آگے کرائے پر دینے کے متعلق علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "فلو منقولا لم یجز قبل القبض کذا فی التتار خانیة" یعنی: اگر وہ شے منقولی ہو تو اسے قبضے سے پہلے آگے کرائے پر دینا جائز نہیں جیسا کہ فتاوی تتارخانیہ میں ہے۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد9، صفحہ125، مطبوعہ دار عالم الکتب، ریاض)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "ومن استاجر شیئا فان کان منقولا فانہ لا یجوز لہ ان یؤاجرہ قبل القبض" یعنی: جس نے کسی چیز کو کرائے پر لیا اور اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے کرائے پر دینا چاہتا ہے تو اگر وہ چیز منقولی ہے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے کرائے پر دینا جائز نہیں۔

(فتاوی عالمگیری، جلد4، صفحہ425، مطبوعہ پشاور)

غیر منقولی اشیاء کو قبضے سے قبل آگے کرائے پر دینا

مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے:"للمستاجر ایجار الماجور لآخر قبل القبض ان کان عقارا وان کان منقولا فلا"یعنی: مستاجر کے لئے جائز ہے کہ وہ اجارے پر لی گئی چیز کو قبضہ سے پہلے کرائے پر دے جبکہ وہ چیز غیر منقولی ہو اگر منقولی چیز ہے تو اسے قبضہ سے پہلے آگے کرائے پر دینا جائز نہیں۔

(مجلۃ الاحکام العدلیۃ، صفحہ 109، مطبوعہ کراچی)

مجلۃ الاحکام کی مندرجہ بالا عبارت "وان کان منقولا فلا" کے تحت شرح مجلۃ میں ہے:

"ان اجارۃ المنقول قبل قبضہ لا تصح، وانما تصح بعد قبضہ بخلاف العقار، فان اجارتہ صحیحۃ قبل القبض وبعدہ"یعنی: منقولی اشیاء کا اجارہ قبضے سے قبل درست نہیں، یہ فقط قبضہ کے بعد ہی درست ہوتا ہے بر خلاف غیر منقولی اشیاء کے کہ غیر منقولی اشیاء کا اجارہ قبضے سے پہلے اور بعد دونوں درست ہے۔

(شرح مجلۃ للاتاسی، جلد2، صفحہ686، مطبوعہ پشاور)

جوہرہ نیرہ میں ہے:"استاجر منقولا لم یجز للمستاجر ان یوجرہ قبل قبضہ کما فی البیع، وان کان غیر منقول واراد ان یوجرہ قبل القبض فانہ یجوز عندھما خلافا لمحمد کالاختلاف فی البیع "یعنی: منقولی چیز کو کرائے پر لیا تو کرائے پر لینے والے کے لیے اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے کرائے پر دینا جائز نہیں جیسا کہ بیع میں ہے اور اگر غیر منقولی چیز کو قبضے سے پہلے آگے کرائے پر دینا چاہے تو شیخین کے نزدیک جائز ہے بر خلاف امام محمد کے بیع والے اختلاف کی طرح۔

(الجوھرۃ النیرۃ، جلد1، صفحہ578، مطبوعہ بیروت)

غیر منقولی چیز کو کرائے پر لے کر آگے کرائے پر دینے سے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے:

”ومن استاجر شیئا ...وان کان غیر منقول فاراد ان یواجرہ قبل القبض فعند ابی حنیفۃ وابی یوسف یجوز“یعنی: جس نے کسی چیز کو کرائے پر لیا۔۔۔اگر وہ چیز غیر منقولی ہے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے کرائے پر دینا امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے۔

(فتاوی عالمگیری، جلد4، صفحہ425، مطبوعہ پشاور ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

21ذوالقعدۃ الحرام1445ھ30مئی2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔

دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ

Email:appointment@iecdawateislami.com